بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالے کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و در آں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات، اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطے، اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :- سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

# سائل کا سوال اور عقیدہ ملاحظہ فرمائیں

حفظ الایمان ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالے کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہذا تعظیما سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ا سطر ۱۲ ر بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و در آں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات' اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطہ' اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ وعمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب :- سوال اول ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

**زید کی تلاش کرنی ہے کہ یہ زید کس مسلک کا ہے یہ زید جس کو چاہتا ہے عالم الغیب بنا دے اور جس کو چاہے کچھ بھی بنا دے**



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالے کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و دراں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطے، اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :۔ سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

# ایک بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائی علم غیب کی وجہ سے عالم الغیب کہتا ہے اگر کوئی آدمی کہے کہ اللہ تعالیٰ عطائی طور پر عالم الغیب نہیں وہ کافر یا مسلمان ؟

یہ زید کے سوال پر سوال ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالےٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ ربیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و دراں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہوگیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات، اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور بواسطے، اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب :۔ سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

# سائل کا سوال دیکھیں کیا ہے مکمل سوال پڑھیں

زید علم غیب کی دو قسمیں بالذات (ذاتی) بواسطہ (عطائی) کرنے کے بعد اسی عطائی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتا ہے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالےٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ ر بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و دراں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات، اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطہ، اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :- سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

# علم غیب کی دو قسمیں سائل نے کی تھیں نہ کہ تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

## تھانوی صاحب نے تو سائل کی زبان میں سائل کے سوال پر سوال کیا ہے



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالےٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و درآں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہی اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بواسطہ اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :- سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال :- کیا فرماتے ہیں حامیان دین و ناصران شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدہ کی دو قسم ہیں۔ تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالے کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے۔ اور کہتا ہے کہ طواف قبور جائز ہے دلیل جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مقولہ ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ نمبر ۱ سطر ۱۲ ر بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں وبعدہ ہفت کرۃ طواف کند و دراں تکبیر بخواند آغاز از راست کند بعدہ طرف پایاں رخسارہ نہد انتہیٰ اس سے طواف اور سجدہ اور بوسہ قبور سب کچھ جائز ہو گیا اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات، اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور بواسطے، اس معنی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و عمل کیسا ہے؟ بینوا توجروا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب :- سوال اوّل ظاہراً سجدہ تعظیمی سے مراد سجدۂ تحیہ ہے اس

DIGITIZATION: QASID KITAB GHAR BIJAPUR.

# حفظ الایمان کے وہ سوالات جو آج تک کسی بھی بدعتی سے حل نہ ہو سکے ان کا جواب مطلوب ہے

بریلوی حضرات شیطان، دجال، اولیاء، اور مختلف مخلوقات کے لئے علم غیب مانتے ہیں تھانوی صاحب نے ان سے سوال کیا کہ ان تمام چیزوں کے لئے تم علم غیب مانتے ہو تو اس میں ایسی کمال والی بات کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننا ہے تو کوئی ایسی صفت مانو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کمال کی بات ہو (جیسے ختم نبوت! ناقل)



بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہؐ عالم الغیب ہیں اور حق تعالےٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب



کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت۔ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ، اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب ورسائل روانہ فرمانے کے مخبروں اور جاسوسوں سے اخبار غائبہ دریافت فرمانے کے مذکور ہیں اگر یہ کہا جائے کہ علوم غیب تو آپ کو سب حاصل ہیں مگر استحضار انکا آپ کی توجہ پر موقوف ہے چونکہ بعض امور میں توجہ تام نہ فرماتے تھے اس لئے بعض واقعات حاضر نہ ہوتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا ثابت ہے قصہ افک میں آپ کی تفتیش واستکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک

# بریلوی مولوی احمد رضا کے بیٹے کی گواہی کہ تھانوی صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کو نہیں مانتے

یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر الخ اب اگر اس کی دو شقوں میں وہ تیسرا احتمال داخل نہ کریں جب تو بے شک یہ دلیل رہتی ہو اور وہ مستدل اگرچہ یہ دلیل اُسے جہنم کی طرف دلیل ہو کہ وہ دو شقیں کرکے دونوں باطل کر دیں مگر یہ اپنی دو شقوں میں وہ تیسرا داخل کرکے وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہو کے یہ معنی گڑھتا ہو کہ اس فرق کے معتبر ہونے پر دلیل لانا ضرور ہو یہ دلیل نہ ہوئی بلکہ طلب دلیل ہوئی اور یہ قائل مستدل نہ رہا بلکہ مانع ہو گیا مگر خود اُسے اب تک تسلیم ہو کہ وہ مستدل ہو مانع نہیں اُس کی یہ تقریر دلیل ہو سوال نہیں تو اُسی کے موافق واضح ہوا کہ اُس کی دو شقوں میں اس تیسرے کا دخول حفظ الایمان تو حفظ الایمان اس بسط البنان کے لکھنے تک بھی اُس کے ذہن میں نہ تھا اب خصم کی مار بچانے کو یہ جھوٹا شاخسانہ چھیڑا اور خود اپنے اوپر بھی بہتان جوڑا ہو۔

سوال سی و ہشتم جناب تھانوی صاحب ان دونوں پید و بلید کی نویں غداری دیکھیے اولاً سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اُس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ زید کا یہ عقیدہ کیسا ہو نہ یہ کہ صرف لفظ کو پوچھتا ہو اگرچہ معنی صحیح ہوں اُسے یہ پلیا والا یوں بناتا ہو کہ سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہو بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہو تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ ہو سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہو یہ نرے اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہو ثانیاً جواب کے لفظ دیکھیے آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہو۔ ملاحظہ ہو نفس حکم کو صحیح نہیں مانتا نہ کہ صرف اطلاق لفظ کو ثالثاً

**حفظ الایمان کے وہ سوالات جو آج تک کسی بھی بدعتی سے حل نہ ہو سکے ان کا جواب مطلوب ہے**

# علم غیب جب بریلویوں کے نزدیک انسان کیا شیطان کو بھی حاصل ہے تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خصوصیت کا باعث کیسے ہو سکتا ہے؟



بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالے کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ عالم الغیب ہیں اور حق تعالے شانہ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکال لینے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب



کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت۔

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب و رسائل روانہ فرمانے کے مخبروں اور جاسوسوں سے اخبار غائبہ دریافت فرمانے کے مذکور ہیں اگر یہ کہا جائے کہ علوم غیب تو آپ کو سب حاصل ہیں مگر استحضار انکا آپ کی توجہ پر موقوف ہے چونکہ بعض امور میں توجہ تام نہ فرماتے تھے اس لئے بعض واقعات حاضر نہ ہوتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا ثابت ہے قصہ افک میں آپ کی تفتیش و استکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک

## بعض غیب سے مراد کیا ہے ؟

# بریلوی حفظ الایمان کا نام لے کر خوب دل کھول کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں لہذا عبارت کا مطلب و تشریح کا حق مصنف کو ہوتا ہے



بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد
اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا
بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل
خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق
جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالٰے
کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی
کہتا پھرے کہ رسول اللہ عالم الغیب ہیں اور حق تعالٰے شانہٗ عالم الغیب
نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین
اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں
بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا
جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر
بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض
غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی ہی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات
وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا
علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب
کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب



کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن
بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے
اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری
ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج
نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ
بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت۔
وَلَوْكُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، اور نفی کرنا آپ
سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور
ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب ورسائل روانہ
فرمانے کے مخبروں اور جاسوسوں سے اخبار غائبہ دریافت فرمانے
کے مذکور ہیں اگر یہ کہا جائے کہ علوم غیب تو آپ کو سب حاصل ہیں
مگر استحضار انکا آپ کی توجہ پر موقوف ہے چونکہ بعض امور میں توجہ تام
نہ فرماتے تھے اس لئے بعض واقعات حاضر نہ ہوتے تھے اس کا
جواب یہ ہے کہ بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ
فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا
ثابت ہے قصہ افک میں آپ کی تفتیش واستکشاف بابلغ وجوہ
صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک

جس تاویل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت ہے تو وہی تاویل اللہ تعالیٰ کے لئے کیوں قابل قبول نہیں ؟

## اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کو عطائی علم غیب نہیں ہے تو اس پر کیا فتویٰ ہوگا ؟

## قرآن و سنت کی روشنی میں جو فتویٰ بریلوی لگائیں گے وہی فتویٰ

## ہماری طرف سے (آپ علیہ السلام کے لئے) عطائی کا بھی سمجھ لینا



بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ عالم الغیب ہیں اور حق تعالےٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹادیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب



کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ، اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب ورسائل روانہ فرمانے کے مخبروں اور جاسوسوں سے اخبار غائبہ دریافت فرمانے کے مذکور ہیں اگر یہ کہا جائے کہ علوم غیب تو آپ کو سب حاصل ہیں مگر استحضار انکا آپ کی توجہ پر موقوف ہے چونکہ بعض امور میں توجہ تام نہ فرماتے تھے اس لئے بعض واقعات حاضر نہ ہوتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا ثابت ہے قصہ افک میں آپ کی تفتیش واستکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک

قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ
أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ
إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ١٨٨

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ

چیز اللہ نے بنائی ف۲۱۰ اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۲۱۱

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ

تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۲۱۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور

یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ

انھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۲۱۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ

(کب آئے گی) تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اُسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۲۱۴ بھاری پڑ رہی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ

آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اُسے خوب تحقیق

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۲۱۵ تم فرماؤ

لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۲۱۶ مگر جو اللہ چاہے ف۲۱۷ اور اگر میں غیب جان

نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا اُنہوں نے فکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دُور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں اُن کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے، آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں، ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی، یہ اُن کی غلطی ہے۔ ف۲۱۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔ ف۲۱۱ اور وہ کفر پر مر جائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے۔ ف۲۱۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ ف۲۱۳ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۱۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔ ف۲۱۵ اس کے اخفا کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔ ف۲۱۶ **شانِ نزول:** غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپائے بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر) ف۲۱۷ وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ف۳۶۸ میں تو یہی ڈر ف۳۶۹

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ

اور خوشی سنانے والا ہوں انھیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۳۷۱ کہ اس سے چین (آرام) پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف۳۷۲ تو اسے لئے

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

پھرا کی (چلتی پھرتی رہی) پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انھیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی (شریک) ٹھہرائے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ

تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف۳۷۴ اور وہ

کی عطا سے ہے۔ ف۳۶۸ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے ہے۔ (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہوسکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کرلیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کرلینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمھیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔ ف۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو ف۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچے کی دعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا۔ ان کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے۔ (کبیر) ف۳۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی۔ ف۳۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔ ف۳۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمھیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف، عبدالعزیٰ، عبد قصی اور عبدالدار رکھا۔ ف۳۷۴ یعنی بتوں کو جنہوں نے کچھ نہیں بنایا۔

بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اس) کیلئے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جس پر غسل فرض نہ ہو) بغیر چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔

# ترجمہ کنز الایمان
مع
# تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

بریلویوں نے جتنی آپ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں کسی نے نہیں کی ہیں فرق

صرف یہ ہے کہ بریلوی نام دوسروں کا استعمال کرکے گالیاں خود دینا شروع کر دیتے ہیں

**سوال شانزدہم** اُس نے اس کلام ملعون میں مبدئیت کی دو قسمیں مبدئیت کل و مبدئیت بعض کرکے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو مانا اور صراحۃً مانا تو اُس کے نزدیک مبدئیت الٰہی صاف صاف قسم دوم کی ہوئی یا نہیں کہو ہوئی اور ضرور ہوئی اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے ایسا مبدء ہونا تو ہر کسگر ہر کمھار کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف بے حجاب بے پھیر بے چار بے گنجائش انکار اس نے کہا یا نہیں کہ جیسا مبدء اشیاء ہونا اللہ کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر کسگر ہر کمھار کے لیے حاصل ہو گیا اس میں اُس نے صراحۃً اللہ واحد قہار کو گالی دی یا نہیں۔ بولو دی اور ضرور دی۔

**سوال ہفدہم** حفظ الایمان والی رسلیا کی تقریر بعینہ یہی تقریر ولید لپید ہے یا نہیں کہو ہے اور ضرور ہے اس کے مصنف نے بھی اس کلام ملعون میں علم متعلق بغیوب کی دو قسمیں علم کل و علم بعض کرکے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو مانا اور صراحۃً مانا تو اس کے نزدیک علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاف صاف قسم دوم کا ہوا یا نہیں کہو ہوا اور ضرور ہوا اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر بے چار بے گنجائش انکار اس نے کہا یا نہیں کہ مغیبات کا جیسا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے حاصل ہو گیا اس میں اس نے صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا نہیں بولو دی اور ضرور دی۔

**سوال ہیجدہم** رسلیا والا اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کو ایک مکر یہ گڑھتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ( نعوذ باللہ منہا ) بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے ہے مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنےٰ ہی درجے کی ہو کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وہ ہو تو لہ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے

**سوال شانزدہم** اُس نے اس کلام ملعون میں مبدئیت کی دو قسمیں مبدئیت کل و مبدئیت بعض کرکے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو مانا اور صراحۃً مانا تو اُس کے نزدیک مبدئیت الٰہی صاف صاف قسم دوم کی ہوئی یا نہیں کہو ہوئی اور ضرور ہوئی اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے ایسا مبدء ہونا تو ہر کسگر ہر کمھار کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر بچار بے گنجائش انکار اُس نے کہا یا نہیں کہ جیسا مبدء اشیاء ہونا اللہ کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر کسگر ہر کمھار کے لیے حاصل ہے کیا اس میں اُس نے صراحۃً اللہ واحد قہار کو گالی دی یا نہیں۔ بولو دی اور ضرور دی۔

**سوال ہفدہم** حفظ الایمان والی رسلیا کی تقریر بعینہٖ یہی تقریر ولید پلید ہے یا نہیں کہو ہے اور ضرور ہے اُس کے مصنف نے بھی اس کلام ملعون میں علم متعلق بغیوب کی دو قسمیں علم کل و علم بعض کرکے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو مانا اور صراحۃً مانا تو اُس کے نزدیک علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاف صاف قسم دوم کا ہوا یا نہیں کہو ہوا اور ضرور ہوا اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر بچار بے گنجائش انکار اُس نے کہا یا نہیں کہ مغیبات کا جیسا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے حاصل ہے کیا اس میں اُس نے صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا نہیں بولو دی اور ضرور دی۔

**سوال ہیجدہم** رسلیا والا اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کو ایک مکر یہ گڑھتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے ہے مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجے کی ہو کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وہو ہذا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے



یوہیں ولید پلید کہتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا مبدء ہونا واقع میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے ہے مطلق بعض شے کا مبدء ہونا گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجے کی ہو کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وہو قولہ کیونکہ ہر شخص کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی اُسی سے ابتدا ہے ان پلید و پلید دونوں کا یہ مکر کیسا ہے اور دونوں مردود ہیں یا ایک مردود دوسرا مقبول تو وجہ فرق کیا ہے حالانکہ دونوں نے بعینہٖ ایک کلام کہا ہے

**سوال نوزدہم** ولید پلید کے نزدیک اللہ عزوجل کا مبدء ہونا اور رسلیا والے کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم واقع میں محیط کل ہے یا محیط بعض اول کو آپ ہی تو عقلاً و نقلاً باطل بتا آیا ہے تو ضرور واقع میں مبدئیت خدا و علم مصطفیٰ ایسا ہی مانتا ہے جسے کہہ رہا ہے کہ ایسا تو ہر کسگر کمھار ہر پاگل جانور کو حاصل ہے پھر کدھر بھاگتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں الخ کیوں جناب تھانوی صاحب یہ ان دونوں پلید و پلید کی صریح کہہ مکرنی ہے یا نہیں

**سوال بستم** رسلیا والا دوسرا فریب یہ بناتا ہے کہ پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ نبوت کے لیے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے ان کا اتصاف شرط ہے جو شخص آپ کو جمیع علوم عالیہ شریفہ متعلقہ نبوت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ زید و عمرو و صبی و مجنون و حیوانات کے علم کو مماثل آپ کے علم کے بتلائیگا کیا زید و عمرو وغیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں یہ علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیاء و ملئکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں یوہیں ولید پلید کہتا ہے کہ پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ الوہیت کے لیے جو مبدئیتیں لازم و ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بتمامہا حاصل ہیں ان کا اتصاف شرط ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو جمیع مبدئیات عالیہ شریفہ متعلقہ الوہیت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ زید و عمرو بن لحی اور کسگروں کمھاروں جانوروں کی مبدئیت کو مماثل اللہ کی مبدئیت کے بتلاوے گا کیا زید و عمرو وغیرہ

۱) وقعات السنان

و

۲) ادخال السنان

الشاہ مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی

درحین حیات والد مجد اہل سنت احمد رضا خان

۳) قہر واجد دیان

عبید الرضا مولوی حشمت علی خان

Nafselslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

ان سب بریلوی تشبیہات کو دیکھیں آپ اندازہ لگائیں تشبیہ کہ کر جو حکم لگایا ہے لفظ ایسا اور جیسا اکٹھا یہ حفظ الایمان میں نہیں بلکہ حسام الحرمین میں یہ بات اور گستاخی ہے

سوال ہوگی اور جو اللہ و رسول کی گالیوں کے جواب میں تمہیں کچھ کہنا بے تہذیبی بتاتے ہیں ان سب سے بھی سوال ہوگا وقفوہم انہم مسئولون انہیں ٹھہراؤ ان سے سوال ہوتا ہے کہ اللہ و رسول تمہاری نگاہ میں ایسے ہلکے تھے اور ان کے یہ بدگو لعین اتنے بھاری تمہیں یا تمہارے ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہے تو تہذیب و انسانیت سب بالائے طاق رکھتے ایک کی دس کہکر بھی پیچھا نہ چھوڑتے اور اللہ و رسول کے دشنام دینے والوں کے ساتھ ایسے مقدس بے نفس بنتے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون خیر یہ تو روز قیامت کا قصہ ہے اللہ یحکم بیننا وھو خیر الحاکمین اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے سیدھی طرح انسان بن کر سنیے اور ہو سکے تو جواب دیجے ورنہ توفیق ملے تو کلمۂ اسلام پڑھ کر توبہ کیجیے ہاں ہاں او ولید و بلید تم دونوں نے اللہ و رسول کو تو وہ کچھ کہا کہ جیسی مہد ثمیت اللہ کو حاصل ہے ہر کسگر کمہار کو حاصل ہے جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر پاگل ہر جانور کو ہے اور اس پر جو خبر مسلمانوں نے تمہاری لی تو بست البنان میں ان سات جیلوں حالوں کی سوجھی اور صاف ٹھہرالیا کہ اللہ و رسول کی جناب میں ایسا مونھ کھول دینے میں کچھ قباحت نہیں اب سوال ہے کہ اگر سعید و حمید وغیرہما کہیں کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا تو ہر کتے کو ہوتا ہے جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا ہر الو کو ہوتا ہے جیسا جناب تھانوی صاحب کو ہے ایسا تو ہر گدھے کو ہوتا ہے جیسا جناب دہلوی کو تھا ایسا تو ہر سوئر کو ہوتا ہے جناب گنگوہی صاحب کی صورت کتے کی سی تھی جناب نانوتوی صاحب کی شکل الو کی سی تھی جناب تھانوی صاحب کا چہرہ گدھے کا سا ہے جناب دہلوی صاحب کا مونھ سوئر کا سا تھا اور وجہ شبہ یہ بتائے کہ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و دہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کتے الو گدھے سوئر کو بھی بعض ہے اگرچہ جنابان مذکورین کو درسیات کا علم جتنا آج کل مولوی کہلانے کو لازم و ضروری ہے کتے الو گدھے سوئر سے زائد ہے جنابان مذکورین کا مونھ چہرہ شکل صورت بھی مخلوق ہے حادث ہے فانی ہے اور کتے الو گدھے سوئر کے مونھ بھی مخلوق

کلام متلاصق ومتناسق ہے اللہ تعالیٰ کا جامع مبدئیات لازمۂ الوہیت ہونا مصرح ہے یا طرز بیان

تفاوت پر دال ہو پھر کیا قباحت ہے اور جبکہ تشبیہ ہی نہ ہو تب تو شبہہ کا کوئی موقع ہی نہیں ان دونوں کے اس چھل میں کیا بل ہے۔

سوال سی ویکم جناب تھانوی صاحب آپ نے ان بے ایمانوں کی خباثت دیکھی کہا اللہ ورسولﷺ کو بری تشبیہیں دینی اُسی وقت کفر ہے کہ اُس کے ساتھ ساتھ اُن کی کوئی خوبی نہ بیان کی جائے اور اگر اُس کے ساتھ ایک آدھ خوبی بیان کر دو تو پھر اللہ ورسولﷺ کو جیسی ذلیل سی ذلیل چاہو تشبیہیں دو کچھ قباحت نہیں۔ قباحت تو جب سوجھے کہ دل میں اللہ ورسولﷺ کی عظمت ہو ایمان ہو محبت ہو

سوال سی و دوم جناب تھانوی صاحب خفا ہونے کی بات نہیں جو اللہ ورسولﷺ کو کہہ چکے ہو اپنوں کو بھی کہو گے یا وہاں غیظ وغضب سے بھڑکتی آگ میں رہو گے۔ آپ کی ذریات نے ایک شیطنت یہ نکالی ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے جیسی ناپاک سی ناپاک بات چاہیں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں موہنہ بھر کر بک جائیں وہ تو سب شیر مادر اور کمال ملائی کا جوہر اُس پر اہل اسلام جو اُن دشنامیوں پر حکم شرع لگائیں یا آفتاب پر اُن کا تھوکا ہوا اُن کے موہنہ پر پلٹیں تو بے تہذیب ہیں بازاری گفتگو کرتے ہیں قابل خطاب نہیں لائق کلام اہل حجاب نہیں اس ڈھٹائی بے حیائی کی کچھ حد ہے تو بات کیا ہے یہ کہ تمھاری جھوٹی عزت ساختہ وقعت اُن کی نگاہوں میں اللہ ورسولﷺ کی سچی عظمت سے بدرجہا زائد ہے جب تو تم اللہ ورسولﷺ کو جیسی چاہو گالیاں دو آنکھیں سکھ کلیجے ٹھنڈک اور اس پر مسلمان تمھارا نام الف کے تلے لیں تو بے تہذیب ہیں فحش کلام ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظلمین خیر اس کا فیصلہ تو روز قیامت ہوگا وہی ایت اللہ یحکم بینکم یوم القیمۃ جو آپ نے اپنی بسط البنان میں اُلٹی پڑھی اور تم پر حجت ہونے کے لیے اُس کی لوح پر چڑھی کہ رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ وہی انشاء اللہ العزیز روز قیامت تمھارے گلوں

دوسرے رنگ کے جامع فوٹو اور مسلمانوں کو جتا دینا کہ دیوبندیوں کے یہاں اپنے ملاؤں کی عظمت اللہ ورسول سے بہت زیادہ ہے



سوار ہوگی اور جو اللہ ورسولﷺ کی گالیوں کے جواب میں تمھیں کچھ کہنا بے تہذیبی بتاتے ہیں ان سے بھی سوال ہوگا وقفوھم انھم مسئولون انھیں ٹھہراؤ ان سے سوال ہوتا ہے کہ اللہ ورسولﷺ تمھاری نگاہ میں ایسے ہلکے تھے اور اُن کے یہ بدگو لعین اتنے بھاری تمھیں یا تمھارے ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہے تو تہذیب وانسانیت سب بالائے طاق رکھتے ایک کی دس کہہ کر بھی پیچھا نہ چھوڑتے اور اللہ ورسولﷺ کے دشنام دینے والوں کے ساتھ ایسے مقدس بے نفس بنتے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون خیر یہ تو روز قیامت کا قصہ ہے اللہ یحکم بیننا وھو خیر الحکمین اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے سیدھی طرح انسان بن کر سُنیے اور ہو سکے تو جواب دیجے ورنہ توفیق ملے تو کلمۂ اسلام پڑھ کر توبہ کیجیے ہاں ہاں او ولید و بلید تم دونوں نے اللہ ورسولﷺ کو تو وہ کچھ کہا کہ جیسی مہد ثمیت اللہ کو حاصل ہے ہر کسگر کمہار کو حاصل ہے جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر پاگل ہر جانور کو ہے اور اُس پر جو خبر مسلمانوں نے تمھاری لی تو بسط البنان میں ان سات حیلوں حوالوں کی سوجھی اور صاف ٹھہرالیا کہ اللہ ورسولﷺ کی جناب میں ایسا موہنہ کھول دینے میں کچھ قباحت نہیں اب سوال ہے کہ اگر سعید و حمید وغیرہما کہیں کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا تو ہر کتے کو ہوتا ہے جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا ہر اُلو کو ہوتا ہے جیسا جناب تھانوی صاحب کو ہے ایسا تو ہر گدھے کو ہوتا ہے جیسا جناب دہلوی کو تھا ایسا تو ہر سوئر کو ہوتا ہے جناب گنگوہی صاحب کی صورت کتے کی سی تھی جناب نانوتوی صاحب کی شکل اُلو کی سی تھی جناب تھانوی صاحب کا چہرہ گدھے کا سا ہے جناب دہلوی صاحب کا موہنہ سوئر کا سا تھا اور وجہ شبہ یہ بتائے کہ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و دہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کتے اُلو گدھے سوئر کو بھی بعض ہے اگرچہ جنابان مذکورین کو درسیات کا علم جتنا آج کل مولوی کہلانے کو لازم و ضروری ہے کتے اُلو گدھے سوئر سے زائد ہے جنابان مذکورین کا موہنہ چہرہ شکل صورت بھی مخلوق ہے حادث ہے فانی ہے اور کتے اُلو گدھے سوئر کے موہنہ بھی مخلوق

(۱) وقعات السنان

و

(۲) اِدخال السنان

الشاہ مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی

در حین حیات والد مجد داہل سنت احمد رضا خان

(۳) قہر واحد دیّان

عبید الرضا مولوی حشمت علی خان

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

محبت رسول کی جھوٹی چادر اوڑھنے والوں کی گستاخیاں

اس عبارت پر فتوی کفر لگانے میں عرب و عجم کے علماء اور بریلوی اکابرین بھی متفق ہیں

پوری بریلوی ذریت کو چیلنج ہے کہ احمد رضا کو کفر اور گستاخی کی اس دلدل سے نکال کر دکھاؤ

احمد رضا خان بریلوی پیشوا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اقدس کی بدترین گستاخی

ان العلم الذی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمغیبات

فان مثلہ حاصل لکل صبي وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بھیمہ

ترجمہ

جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہے

ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے

نوٹ

ترجمہ غلط ہونے کی صورت میں لعنت بریلوی مولویوں کو کرنا کیونکہ ترجمہ انہوں نے ہی کیا ہے

اگر یہ عبارت حسام الحرمین میں نہ ہو تو میں بریلوی مسلک قبول کرلوں گا

نوٹ! یہ پوسٹ احمد رضا کی طبیعت اور اصولوں کے مطابق بنائی گئی ہے

Challenge by AbuUsamaHanfi Qadri Chishti Sohrwrdi